

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 9 فروری 2009ء بمطابق 13 صفر 1430ھ بروز سوموار بوقت صبح دس بجکر پچپن منٹ پر  
زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِیْ یُحِبِّبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝  
قُلْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ط

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱-۳۲﴾

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ  
جناب سپیکر: (وقفہ سوالات) جناب شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب اپنا سوال پکاریں۔  
شیخ جعفر خان مندوخیل: منسٹر صاحب تو نظر نہیں آرہے ہیں سر! جوابات کون دے گا یہ ذرا پڑھیں حکومت کچھ وضاحت کرے۔

جناب سپیکر: جعفر خان صاحب! منسٹر صاحب چھٹی پر ہیں اب I don't know کہ گونمنٹ نے کسی اور کو depute کیا ہے کہ آپ کے سوالات کے جواب دیں اس ڈیپارٹمنٹ کے جو منسٹر C&W سے متعلق سوالات ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ سے پہلے بھی request کی تھی کہ کم از کم اسمبلی کی کارروائی میں ذرا ربط پیدا کر لیں بہتر ہوگا اور متعلقہ منسٹر اس موقع پر موجود ہو جب سوالات آتے ہیں یہ بار بار آرہے ہیں حالانکہ سوال کرنا کیس بنانا۔ It is very difficult to us also لیکن اسمبلی کی کارروائی چلانے کیلئے ہم سوالات بھی

کرتے ہیں اُسکی detail بناتے ہیں اُسکا کیس بھی بناتے ہیں اور سرکار سے کوئی بھی فیس وصول نہیں کرتے ہیں لیکن پھر اگر وہ متعلقہ منسٹر نہیں آجائے تو ہماری بھی exercise futile میں چلی جاتی ہے آپ لوگوں کی اسمبلی کی جو اتنی بڑی main exercise ہے اسمبلی کرتی ہے وہ بھی futile میں چلی جاتی ہے اُس سے بہتر یہ ہے کہ آپ ذرا ہدایت کریں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے وزیر اعلیٰ صاحب بھی سُن رہے ہیں میں بھی اُن سے درخواست کروں گا کہ اگر کوئی وزیر صاحب کسی مجبوری کی حالت میں نہیں آسکتے ہیں تو کسی اور کو depute کریں تاکہ اسمبلی کی کارروائی ہو۔ I will request the leader of the House کہ جی اس کا نوٹس لیں آئندہ کسی اور کو depute کیا کریں اگر متعلقہ وزیر نہ ہو، محکمہ موصلات و تعمیرات کے سوالات اگلے اجلاس کیلئے مؤخر کئے جاتے ہیں۔ جی جعفر صاحب آپ اپنا سوال پکاریں۔ Honourable Minister please آپ نہیں کریں جی منسٹر صاحب!

☆ 42 شیخ جعفر خان مندوخیل:

20 نومبر 2008ء کا مؤخر شدہ

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

صدارتی پروگرام کے تحت یکم جولائی 2003ء تا 30 جون 2008ء کے دوران صوبہ کے کس قدر تالابوں اور نالیوں کو کس قدر تخمینہ لاگت سے پختہ کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟ نیز مذکورہ پروگرام کے تحت ضلع ژوب اور شیرانی میں پختہ تعمیر کردہ تالابوں اور نالیوں کی یونین وار تفصیل مع نام زمیندار ولدیت اور تخمینہ لاگت بھی دی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) قومی پروگرام برائے اصلاح نالیاں و تالاب سال 2003ء میں فنڈ زمینی کے آخری ہفتے میں ملنے کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا۔

سال 2004-05ء سے لے کر 30 جون 2008ء تک صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل کام ہوا ہے:-

تفصیل کام	منظور شدہ	مکمل شدہ
نالیاں	7342	5949
تالاب	6651	5670
مُل	13993	11619

وفاقی حکومت سے آج تک 3147.1040 ملین روپے وصول ہو چکے ہیں جب کہ 3109.8927 ملین روپے پروگرام پر خرچ ہو چکے ہیں۔  
(ب) درکار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**Mr . Speaker:** Answer taken as read , Any supplementary on

Question No 42 .

شیخ جعفر خان مندوخیل : supplementary یہ ہے کہ اس پروگرام کو تین سال میں مکمل ہونا تھا ابھی تک اس کا کام کیوں مکمل نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: جی منسٹر زراعت!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! جعفر صاحب کے ہم شکر گزار ہیں کہ اسمبلی کو اپنے سوالوں سے کبھی رونق بخشتے ہیں جہاں تک ہمارے یہ وائر سورسز اور وائر منیجمنٹ کا ایک صدارتی پروگرام تھا اس میں پورے پاکستان سے بلوچستان میں یہ پروگرام بہتر رہا ہے لیکن recently ان کے فنڈز روکے گئے ہیں ہمارے سی ایم نواب صاحب نے وہاں جا کے وفاقی منسٹر سے اس سلسلے میں کافی discussion کی ہے انہوں نے یقین دہانی کی ہے کہ ہم یہ فنڈز جاری کرینگے اور جعفر صاحب نے یہ کوششیں raise کیا ہے اچھا ہے اسمبلی کی معلومات کیلئے دوستوں کے، اس کا جواب ضخیم ہے وہ لائبریری میں پڑھا ہوا ہے تو جعفر صاحب اس کی تفصیل پڑھ کے پھر جو مسئلے مسائل ہونگے میرے چیمبر میں آجائیں انشاء اللہ ان کو مطمئن کریں گے۔

جناب سپیکر: جی جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! ضمنی نمبر دو یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے خود ذکر کیا ہے اس میں یہاں اگر تفصیل آئی ہے میرے ساتھ ایک کاپی موجود ہے اس میں بیلنس نہیں ہے کیا اس کو بیلنس کیا جا رہا ہے بعد میں اگر مزید فنڈ میں، کیونکہ جو ہو گیا ہے یہ جو انہوں نے کر لیا۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! اس طرح مجھے مخاطب ہوں بیلنس کس طرح معلوم نہیں ہے آپ کہہ رہے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میرے حلقے میں صرف پچاس تالاب اور نالیاں بنائی گئی ہیں دوسرے حلقے میں پانچ سو بنائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! کچھلی گورنمنٹ میں یہ ہوا تھا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہاں اسمبلی میں

لوگ آکے بیٹھے ہیں ان کا حق بھی بنتا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں سب کی جتنی بھی اسکیم ہیں ان کو include کیا جائے پچھلی دفعہ یہ ہوا تھا کہ تین چار ڈسٹرکٹ میں زیادہ ہوئے تھے کیا ان کا اثر سوخ تھا تو اس دفعہ فنڈ ہمیں ملیں گے تو انشاء اللہ سب کو ان کی ضرورت کے مطابق دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس بار آپ انصاف کے مطابق سب کے ساتھ سلوک رکھیں۔

وزیر زراعت: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چلیں جی اچھی بات ہے جعفر صاحب! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں نے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے یقین دہانی کرائی اور انشاء اللہ مجھے یقین بھی ہے لیکن بیلنس کا ایک تو انصاف ہوتا ہے ایک وہ جو پرانی زیادتی ہوئی ہے ان کو بھی cover کرنے کی کوشش اگر کریں میرے حلقے میں نہیں ہوا ہے مولانا صاحب کے حلقے میں شاید بہت زیادہ ہو گیا تو اس کے حلقے کو reduce کر کے دوسرے حلقے میں یا ان ایریا میں جدھر نہیں ہوا ہے اس طرح آپ کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت: جعفر صاحب! اس سلسلے میں جو کام ہوا ہے جن پر پیسے خرچ ہوئے ہیں وہ تو نہیں ہو سکتا ہے لیکن جو رہ گئے ہیں وہ ہم کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں جو رہ گئے ہیں ان کو compensate کریں گے انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے جی۔

**Sheikh Jafar Khan Mandokhail: Ok satisfied .**

جناب سپیکر: جی اگلا سوال پکاریں جعفر صاحب!

☆43 شیخ جعفر خان مندوخیل:

20 نومبر 2008ء کا مؤخر شدہ

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم خشک سالی پروگرام کے تحت سال 2004-05ء کے دوران ڈائریکٹر زراعت ایم ایم ڈی کے مراسلہ نمبر 62-10157 مورخہ 20 دسمبر 2004ء کے تحت ایک ایم پی اے کے حق میں 22137 بلڈوزر گھنٹے جاری کرنے کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ایم پی اے کے نام کی تفصیل دی جائے نیز مذکورہ پروگرام کے تحت یکم جولائی 2003ء تا 30 جون 2008ء کے دوران صوبہ کے ایم پی ایز، ایم این ایز و

دیگر منتخب نمائندوں کو جاری کئے گئے بلڈوزر گھنٹوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر زراعت:

(الف) یہ درست ہے وزیر اعظم خشک سالی پروگرام کے تحت سال 2004-05ء کے دوران ڈائریکٹر زراعت ایم ایم ڈی کے مراسلہ نمبر 62-10157 مورخہ 20 دسمبر 2004ء کے تحت مولانا عبدالواسع سینئر صوبائی وزیر کے حق میں 22137 بلڈوزر گھنٹے جاری کرنے کی منظوری دی گئی تھی۔ مگر بعد میں مذکورہ ایم پی اے کی درخواست پر نظر ثانی شدہ (PC-1) کے ذریعے یہ گھنٹے کم کر کے 18447 بلڈوزر گھنٹے کر دیئے گئے تھے۔

(ب) مذکورہ گھنٹے مولانا عبدالواسع سینئر صوبائی وزیر کے لئے وزیر اعظم خشک سالی پروگرام کے تحت سال 2004-05ء کے دوران دیئے گئے۔ مذکورہ پروگرام پر ابھی تک کام جاری ہے۔ اور اس پر ستمبر 2008ء تک 61 فیصد کام ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ وزیر اعظم خشک سالی پروگرام کے تحت نواب محمد اسلم خان رئیسانی ایم پی اے کے لئے 1250 گھنٹے سال 2004-05ء کے دوران دیئے گئے جس پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

**Mr . Speaker:** Question No 43 Answer has been taking as read.

Minister Agriculture .

شیخ جعفر خان مندوخیل: سب سے پہلے تو ضمنی یہ ہے ایک ممبر 22 ہزار گھنٹے پریزیڈنٹ کے خشک سالی پروگرام

میں Why to one member ? Why not to the other province ? سب سے

پہلے تو یہ کہ 22 ہزار گھنٹے ایک ممبر کو کس طرح دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ایگریکلچر!

وزیر زراعت: جناب! جعفر صاحب نے ایک اچھا سوال کیا جو یہ اسی question کی ایک کڑی ہے

پچھلی دفعہ جو خشک سالی کا سلسلہ چل رہا تھا پچھلی گورنمنٹ میں یہاں مختلف مد میں اسکیمیں دی گئی تھیں اور کچھ

بلڈوزر گھنٹے، کیونکہ ہماری زمین بارانی زمین ہے بلوچستان میں وہ دیئے گئے تھے واسع صاحب کو 22 ہزار گھنٹے

پھر 18 ہزار ہو گئے ہیں اور اب تک اُن کا کام چل رہا ہے اس سلسلے میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سب کو ملتے لیکن

ایک فیصلہ ہوا تھا اُس زمانے میں تو اسی کے مطابق continue چل رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی ضلعوں

کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

**Mr . Speaker:** No point of order during question hours .

جعفر صاحب! منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ زیادتی ہوئی ہے لیکن اب گورنمنٹ نے ایک اسکیم شروع کی ہے اُس پر وہ

کام چل رہا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں چیف منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ اس طرح ایک محکمے میں زیادتی نہیں ہوئی ہے یہ تو ہر چیز پر اگر میں سوال لے آؤں تفصیلات آپ کے سامنے آجائیں گی کہ مجھے 22 گھنٹے بھی نہیں ملے ایک آدمی کو 22 ہزار گھنٹے مل گئے ہیں کروڑوں روپے کے، اسی طرح اگر آپ دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں چلے جائیں وہ چند مخصوص کردہ حلقے تھے You were also member of this Assembly چند مخصوص کردہ حلقے تھے اسی پر کام ہو رہا تھا اور آج بھی اسی پر continue ہے آج چونکہ وہی بجٹ چلا رہے ہیں اسی کو repeat کر رہے ہیں جو زیادتیاں پرانی ہو رہی تھیں It is continued تو چیف منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں منسٹر صاحب وضاحت کریں گے کہ آگے کب اس سلسلہ کو ختم کریں گے کیونکہ یہ سلسلہ مجھے آگے دس سال تک اسی طرح چلتا نظر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت: جناب! اُس گورنمنٹ میں جعفر صاحب بھی منسٹر تو نہیں رہے لیکن اُس میں تھے تو ہر وقت میرے خیال میں کیبنٹ میں اسمبلی میں یہ question ایسے ہوتے رہے ہیں کہ کچھلی گورنمنٹ میں تین، چار ضلعوں کو نوازا گیا لیکن اس دفعہ کوشش یہی کرینگے کہ ایسا نہ ہو ہماری کوشش یہی رہیگی اور نواب صاحب کا تعاون بھی ہمارے ساتھ ہے اس دفعہ ممبروں کو یہ گلائیں ہوگا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: سر! آپ بات کریں۔

جناب سپیکر: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب نے بڑی مثبت بات کی ہے کہ کچھلی گورنمنٹ نے کیا، کام چل رہے ہیں ظاہر ہے اُن کو روک نہیں سکتے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے دور میں یہ نہیں ہوگا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سر! میں ثابت کر لوں گا کہ اس دور میں بھی وہی ہو رہا ہے اس وجہ سے کیونکہ اُنہی منصوبوں کو، بجٹ میں ہم نے نئے منصوبے نہیں ڈالے ہیں ایم پی اے فنڈز کے حوالے سے کچھ فنڈز تو ملے ہیں لیکن وہی منصوبہ جات جو پچھلے دور میں جاری تھے اُنہی کو ہی جاری رکھا گیا اور اس میں مزید extension بھی ہو رہے ہیں اسی پراجیکٹ میں مزید extension بھی ہو رہے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! جب بجٹ بن رہا تھا اس دفعہ بھی ہماری کچھ on going اسکیمیں تھیں تو فیصلہ یہ ہوا کہ اُن کو continue کریں گے اُن کو ختم نہیں کریں گے تو اس دفعہ آپ کو پتہ ہے

اسلام آباد گئے وزیراعظم نے تین ارب روپے ہمیں جو دیئے صوابدیدی فنڈز سے ابھی کوئی نئی اسکیم ہم نے ڈالی بھی نہیں ہے تو کیبنٹ جو فیصلہ کریگی ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں چیف منسٹر صاحب سے بھی معذرت کے ساتھ وضاحت چاہوں گا کہ کیا وہ یقین دہانی کروائیں گے کہ اس چیز کو بیلنس کیا جائے گا چلو جو ہو گیا وہ ہو گیا اس کے اوپر کیا ہم لوگ بلکہ اس سال جو ہو رہے ہیں وہ بھی، کیونکہ ٹائم اتنا نہیں تھا کہ سب کو rectify کیا جاتا میں سمجھتا ہوں اگلا بجٹ اس کے لئے ابھی سے exercise شروع کی جائے تو اتنی بڑی غلطی کو rectify کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے چھ مہینے ہیں انہوں نے منسٹر صاحب نے خود کہاں کہ ہم repetition نہیں کریں گے تو میرے خیال میں ہمیں trust کرنا چاہئے جو آزیہل منسٹر نے بات کی ہے۔ اچھا منسٹر C&W صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سر! اس سلسلے میں اور بھی ضمنی ہیں میرے۔

جناب سپیکر: کس میں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ تو صرف discussion بجٹ کے متعلق ہو گئی وہ سوال کے حوالے سے بجٹ کے متعلق۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کے سوال نمبر 43 پر اور ضمنی سوالات ہیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: ہاں یہ وجہ، کیا بتائیں گے کہ 22 ہزار گھنٹے تھے اُس کو 18 پر کیوں لائے کیا وجہ تھی میری معلومات کے مطابق جو 80 روپے زمیندار نے جمع کروانے تھے وہ بھی جمع نہیں کیے اُسی میں ایڈجسٹ کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں It is very wrong جو ہم لوگ ایم پی اے فنڈز سے بھی اگر گھنٹے دیتے ہیں اُس میں زمیندار اپنا حصہ 80 روپے کے حساب سے جمع کرتے ہیں یہاں 80 روپے زمیندار نے جمع کروانے تھے میری معلومات کے مطابق وہ بھی جمع نہیں کرائے گئے اسی 22 ہزار گھنٹوں میں ایڈجسٹ کئے گئے ہیں تو reduce اسی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر: جناب! اس سلسلے میں ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہیں گورنر کے فنڈز ہو بلڈوزر ہاور کے سلسلے میں یا سنٹرل گورنمنٹ سنیٹر یا ایم این اے کے، اُس میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ وہ request کرتا ہے کہ جو 80 روپے ہیں وہ مد میں بھی یہ جمع کریں جب پیسے مجموعی طور پر خزانے میں چالان لے کر جمع ہوتے ہیں تو وہ پھر زمینداروں

پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جعفر خان تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

Let us move to new question ,sir no point of order during question hours ,sir no .

سردار محمد اسلم بزنحو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ Please you are minister. You cannot ask any supplementary,sir no minister cannot ask supplementary question sir please .

شیخ جعفر خان مندوخیل: سر! اس اسمبلی کی روایات رہی ہیں منسٹر سوال نہیں کر سکتے ہیں لیکن ضمنی تو پوچھ لیں۔

**Mr . Speaker:** Sir minister is the part of the govt .

میرے پاس جو۔۔۔۔۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ہم بھی گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ہیں But the minister cannot ask the supplementary question . سردار محمد اسلم بزنحو!

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب! میں یہ عرض کروں گا جیسا کہ جعفر خان صاحب نے بھی کہا ہے یہ زیادتی ہے۔ یہ زیادتی نہیں تباہی ہوئی ہے ابھی ایک بلڈوزر اپنا ٹائم ختم کر چکا ہے۔۔۔۔۔

**Mr . Speaker:** According to the prevailing rules a minister cannot ask supplementary question . میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ روز میں ترمیم لانا چاہتے ہیں تو ایک ترمیم اس میں لے آئیں مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا But according to the prevailing rules it is not allowed . جعفر صاحب!

**Sheikh Jafar Khan Mandokhail:** As Speaker can allow .

جناب سپیکر: دیکھیں سپیکر سے آپ یہ کہہ سکتے ہیں لیکن اس طرح سے ہر چیز کیسے ہوگی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ روز بھی ہمارے بنائے ہوئے ہیں جس طرح سے بجٹ میں بہت سی

غلطیاں کر سکتے ہیں مگر As a speaker you have a power and have

prorogative to amend you can give it .

جناب سپیکر: اگلے سوال کی طرف چلیں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر تشریف لے آئے ہیں جو ہم نے ڈیفر کئے ہیں اب آپ اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

☆40 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2002-03ء کے پی ایس ڈی پی نمبر Z-2002-0979 میں مسلم باغ راعہ سلطان زئی روڈ +0 کلومیٹر تا 12 کلومیٹر کی امپرومنٹ وکننگ کے لئے 5.800 ملین مختص کئے گئے تھے؟  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مختص کردہ رقم سے کس قدر کلومیٹر روڈ ہموار کی گئی ہے۔ نیز کیا حکومت مذکورہ روڈ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

محکمہ ہذا سے چھٹی موصول ہوئی ہے کہ سوال ہذا کا تعلق محکمہ بی ڈی اے سے ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر سی اینڈ ڈبلیو!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! اس سوال کا میرے محکمے سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ بی ڈی اے سے تعلق رکھتا ہے اس کو ریفر کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال بی ڈی اے کو ریفر کیا جائے نیکسٹ سیشن کے لئے۔ جعفر صاحب! اپنا اگلا سوال دریافت فرمائیں۔

☆45 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان روڈ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت ژوب میر علی خیل و کچھوری کچھ روڈ کے لئے 144.000 ملین مالیت کا ٹینڈر ہوا، نیز مذکورہ روڈ 28 نومبر 2008ء کو مکمل ہونی تھی، لیکن 30 جون 2008ء تک بمشکل 26% روڈ تعمیر ہو سکی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ روڈ کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گی اور مذکورہ روڈ کی رفتار بلحاظ ماہوار فیصد گزشتہ ایک سال یعنی یکم جولائی 2007ء تا 30 جون 2008ء پر اگر س کی تفصیل دی جائے نیز کیا حکومت کنٹریکٹ رولز کی خلاف ورزی میں مذکورہ روڈ کی تاخیر پر مذکورہ کمپنی کے خلاف کوئی کارروائی کا

ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ بلوچستان روڈ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت ژوب میر علی خیل و کچھوری کچھ روڈ کے لئے 1447.447 ملین مالیت کا ٹینڈر ہوا، اس روڈ کو 28 نومبر 2008ء کو مکمل ہونی تھی، اور 30 جون 2008ء تک 27.77% روڈ تعمیر ہو سکی ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ ستمبر 2009ء تک مکمل ہو جائے گی۔ مذکورہ روڈ کی تعمیر کی رفتار گزشتہ ایک سال یعنی یکم جولائی 2007ء تا 30 جون 2008ء (8.00%) رہی۔ دفتر ہذا ٹھیکہ میں تاخیر پر مذکورہ کمپنی کے خلاف کنٹریکٹ ایگریمنٹ کے تحت کارروائی کریگا۔

**Mr . Speaker:** Question is taken as read . Any supplementary on Question 45 .

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اس میں ضمنی یہ ہے منسٹر صاحب یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ محکمہ ہذا یہ تسلیم کر رہا ہے 28 نومبر 2008ء کو یہ کام مکمل ہونا تھا لیکن یہ مکمل نہیں ہوا اس پر ٹوٹل اٹھائیس فیصد کام ہوا ہے کیا اس دوران کوئی بھی ایسا آدمی محکمے میں نہیں تھا جو ان سے پوچھتا کہ یہ کام کیوں نہیں ہو رہا ہے پراگرس رپورٹ ہر ماہ دیکھی جاتی ہے کہ ایک کام دو سال چلنا ہے اس میں ماہانہ رپورٹ دینی ہوتی ہے کہ اتنا فیصد کام ہو گیا ہے۔ یہ تو منفی میں جا رہا ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ میرے حلقے کی روڈ ہے یہ بڑی مشکلوں سے آئی ہے یہ ژوب سے لے کر میر علی خیل تک ہے یہ صوبے کی اہم ترین روڈوں میں سے ہے۔ اس روڈ کے بنانے سے آپ کا صوبہ سرحد تک کا فاصلہ ساٹھ ستر کلومیٹر تک کم ہو جاتا ہے ابھی تک اس پر کچھ نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! میرا بھی اتفاق ہوا ہے پچھلے دنوں اس روڈ پر گیا تھا تو مجھے بھی تھوڑی بہت واقفیت ہے اس روڈ سے لیکن اس کے متعلق منسٹر صاحب خود بتادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بالکل جناب! جو حقائق تھے وہ ہم نے بیان کئے ہیں میں کسی غلط کام کا دفاع نہیں کروں گا بہت تاخیر ہوئی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے یہ کام ایسے کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے جس کا نہ بلوچستان سے تعلق ہے نہ اس کو بلوچستان کے مفادات عزیز ہیں بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کو بلیک لسٹ کر دیا ہے اور ہم اس کے لئے یہ کر رہے ہیں کہ اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم اس کو صوبے میں داخل نہیں ہونے دیں گے کیونکہ قلات، مستونگ اور چمن روڈ دیگر جو روڈ ہیں جس کا جعفر خان مندوخیل صاحب نے یہاں پر ذکر

کیا ہے میری علی خیل روڈ وغیرہ۔ اس کنٹریکٹر نے بالکل کام نہیں کیا ہے اور یہ باہر رہے ہیں ہم اس کے خلاف قانونی کارروائی کر رہے ہیں انشاء اللہ ہم یہاں بتادیں گے ظاہر ہے اگر کنٹریکٹر کام نہیں کرے گا ہم تو مجبور ہیں کیونکہ اس کے ساتھ ایگریمنٹ ہوا ہے ہم اس کے خلاف جو موجود قواعد و ضوابط ہیں ان کے مطابق کارروائی کریں گے اور وزیر اعلیٰ نے بھی اس کے خلاف کارروائی کی ہے اور اس کو بلیک لسٹ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی شیخ جعفر خان مندوخیل!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ میرے حلقے کا صرف پروجیکٹ نہیں ہے اس کے پاس بہت کام ہیں اور فارم ٹو مارکیٹ دو پروجیکٹ تھے ایک کچھ ہرنائی شاہرگ روڈ ہے وہ بھی تھی وہ اسی طرح سے رہ گئی ہے ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے اس کے لئے پیسے منظور کئے تھے چودہ سو ملین، اس میں اس کو مکمل ہونی تھی آج اگر اس کے آپ دوبارہ ٹینڈر کروائیں یا اس کو دوبارہ بنوائیں تو یہ تین ہزار ملین میں بھی مکمل نہیں ہو سکتی ہے اس ٹھیکیدار کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے کوئی ڈاکومنٹ آپ وزیر صاحب اسمبلی میں پیش کر سکتے ہیں کوئی اس کی گارنٹی ضبط کی گئی ہو اس کے کنٹریکٹ کو کینسل کر دیا گیا ہو کوئی دیگر کارروائی اس کی ڈیٹیل ہے میں محترم وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کے متعلق جو ڈیٹیل ہے وہ اسمبلی میں انکو پیش کر دیں دوسرے اجلاس میں پیش کر دیں ایک خبر جناب! صرف اخباری بیان تک آتی ہے ایک ہے اس پریکٹیکل عمل درآمد۔ میری معلومات کے مطابق اس پر بھی تک کوئی پریکٹیکل عمل درآمد نہیں ہوا ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اوکے۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! دیکھیں جہاں تک اس کام کا تعلق ہے یہ ہماری موجودہ حکومت کے دور میں نہیں ہوا ہے یہ ماضی میں ہوا ہے یہ ماضی میں ایگریمنٹ ہوا ہے اس کے خلاف ہم بالکل کارروائی کر رہے ہیں اگلے سیشن میں، یہ اخباری تراشہ کی صورت میں نہیں ہوگی یہ مکمل ڈاکومنٹ کی صورت میں ہوگی اس کے خلاف جو بھی کارروائی ہوگی ہم یہاں پیش کر دیں گے بالکل اس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اس سلسلے میں جناب وزیر اعلیٰ نے سخت نوٹس لیا ہوا ہے اور ہم محکمے کی طرف سے بھی اس ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اس کو بلیک لسٹ کر کے اگلے سیشن میں ہم جعفر خان کو اس کارروائی کی کاپی حوالے کریں گے کہ ہم نے اس کے خلاف یہ کارروائی کی ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میری چیف منسٹر صاحب سے اور منسٹری اینڈ ڈپٹی سے صرف یہ گزارش ہوگی

کہ ایک تو جس نے غلطی کی ہے اس کے خلاف ضرور کارروائی ہونی چاہیے تاکہ وہ آئندہ غلطی نہ کرے اگر جرم کی سزا کسی کو نہ ملی تو جرم ہوتا ہی رہتا ہے یہ ایک بات ہوگئی میں وزیر صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم اگلے اجلاس میں مکمل بتا دیں گے کہ کیا کیا کارروائی ہوئی ہے۔ ایک یہ ہے یہ روڈ جو suffer ہوا ہے یہ جو کام suffer ہوا ہے اس کا کیا کوئی اقدام حکومت کے ذہن میں ہے اس کا ازالہ کیسے بعد میں کیا جائے گا آپ کچھ شاہرگ ہرنائی روڈ کو دیکھ لیں میری علی خیل روڈ یا جو دوسرے روڈ ہیں جن پر کام مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ ان کو کس طرح سے rectify کیا جائے گا وہ پلان تو میرے ذہن میں ابھی تک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی آرنیبل منسٹر صاحب! گزارش یہ ہے جیسا کہ آرنیبل ممبر صاحب نے کہا ہے اور بڑی تفصیل سے اپنے ضمنی سوال میں فرما رہے ہیں یہ حقیقت ہے کہ یہ جو کنٹریکٹر ہے جس کو ایشین بینک کی طرف سے یہ ٹھیکے دیئے گئے ہیں اس حوالے سے بھی ان کا ایک ٹائم ہے جو پورا ہونا ہے اس کے علاوہ ایشین بینک کی کافی شرائط ہیں تو یہ کس طرح سے ہوگا اور یہ جو ادھورے کام ہیں ان کو کیسے پورا کیا جائے گا کیا یہی آپ کا ضمنی سوال ہے جعفر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! بالکل ہمارے کئی پراجیکٹ ایسے ہیں فارم ٹو مارکیٹ جو ایشین بینک کے حوالے سے ہونے تھے اور وہ ٹائم extend بھی نہیں کرتے ہیں وہ ٹائم نہیں دے رہے ہیں اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے وفاقی حکومت کو بھی ڈی اولیئر لکھا ہے ہم ذاتی طور پر بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں اس کے لئے کچھ ٹائم مل جائے کیونکہ یہ مسئلہ صرف بلوچستان کا نہیں ہے چاروں صوبوں میں یہی صورت حال ہے ایشین بینک کی۔ اور جہاں تک حسنین کمپنی کا تعلق ہے جعفر خان مندوخیل ہمارے دوست ہیں ان کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے وہ ابھی اس کارروائی میں شامل تھے جہاں جہاں بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے باتیں کی ہیں فون کئے ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب نے جہاں پر بھی حسنین کمپنی کے کام ہو رہے ہیں ہم بالکل ان کو بلیک لسٹ کر رہے ہیں ظاہر ہے یہ پچھلی حکومت کی کارکردگی ہے جس نے یہ ٹھیکے دیئے ہیں اور جعفر خان مندوخیل اس حکومت کا خود حصہ تھے۔ آپ کا تھن ہے ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب نے سفارش کی ہے کہ بلوچستان کی SKB کمپنی ہے اس کو دے دیں۔ اور انشاء اللہ ہم اس میں بہتری لائیں گے اور جو کچھ ماضی میں ہوا ہے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ ضمنی نہیں ہے میں منسٹر صاحب کو ایک اور یاد دہانی کراؤں گا کہ گزشتہ اسمبلی کے

اجلاس میں ثوب قمر الدین روڈ کی ناقص تعمیر کے متعلق اس وزیر صاحب نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی اور اس سلسلے میں ایک لیٹر بھی دیا تھا کہ کمیٹی وہاں جا کر دیکھے کہ کیوں ناقص تعمیر ہوئی ہے اور اس میں کس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ کتنے مہینے گزر گئے ہیں اب تک وہ کمیٹی وہاں نہیں گئی ہے میں منسٹر صاحب سے ایک رکوئیٹ کروں گا اگر آپ کمیٹی بناتے ہیں اور اس کے متعلق ہاؤس کو یقین دہانی کرواتے ہیں تو اس پر عمل درآمد بھی ہونا چاہئے۔

It is spirit of the democracy .

جناب سپیکر: اوکے۔ منسٹر صاحب نے اس کو نوٹ کر لیا ہو گا وہ اس پر کارروائی کریں گے۔ اوکے۔ آپ منسٹر صاحب ہیں آپ ضمنی نہیں کر سکتے ہیں جب کوئی چن ہوا ختم ہو گا میں آپ کو فلور دوں گا آپ جو بات کرنا چاہیں کریں۔ دیکھیں میں نے سردار اسلم صاحب کو بھی allow نہیں کیا تھا میں جو رولز دیکھ رہا ہوں

I am bound to the rules please cooperate with me .

میر ظہور حسین کو سہ صاحب چھٹی پر ہیں انہوں نے درخواست دی ہے کہ ان کے سوالات اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کئے جائیں لہذا

Question No 51- 52- 53-58 are deferred for next session .

جعفر مندوخیل صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ محکمہ تعلیم کے سوالات ہیں ان کا کون جواب دے گا۔ متعلقہ منسٹر نے کس کے ذمے لگایا ہے۔

Mr . Speaker: I have requested leader of the House .

اگر منسٹر نہیں ہیں اور منسٹر ایجوکیشن بھی موجود نہیں ہیں کون جواب دے گا؟  
شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب ہی توجہ دے دیں کسی اور کو پابند کر دیں ہم اس کے لئے سوال اسمبلی میں کرتے ہیں سوال تیار کرنا بھی ہمارے لئے بہت مشکل ہوتی ہے۔ ہم دس دن تک تیار کرتے رہتے ہیں ادھر تو ایک گھنٹے میں آجاتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! کارروائی چلائیں میں انکے سوالوں کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا منسٹر ایجوکیشن کی جگہ پر آپ جواب دے دیں گے؟ شیخ جعفر خان مندوخیل!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اگلے اجلاس تک ان کو آپ ڈیفر کر دیں کیونکہ یہ ضمنیوں کے ڈھیر کا جواب نہیں دے سکیں گے نہ ان کے دور میں یہ کام ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ ممبر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ضمنی کا جواب نہیں دے سکیں گے اس کو ڈیفرف کریں۔

Question No 73 is deferred for next session .

شیخ جعفر خان مندوخیل: کیونکہ ہم نے اس کے متعلق وہی تفصیلات مانگنی ہیں کہ کس کس ضلع سے کتنی بھرتی ہوئی ہے یہ جواب نہیں دے سکیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ چھ فروری کو جو سوال مؤخر ہوا تھا وہ سوال پکاریں۔ اس دن منسٹر نہیں تھے اب موجود ہیں۔

☆37 شیخ جعفر خان مندوخیل: مورخہ 6 فروری 2009ء کے اجلاس میں مؤخر شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ حیوانات نے یکم جولائی 2003ء تا جون 2006ء کے دوران 32 کروڑ روپے کی لاگت سے 67000 مال مویشیوں کی خریداری کی تھی۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو فی مویشی کی قیمت خرید کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مال مویشی کی خریداری کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تشکیل شدہ کمیٹی کے اراکین کے نام مع عہدہ کی تفصیل دی جائے۔ نیز ژوب اور شیرانی کے مالداروں میں تقسیم کی گئی مال مویشیوں کی یونین وار تفصیل مع نام اور ولدیت مالدار بھی دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات:

(الف) یہ درست ہے کہ ایک PC-1 چھوٹے جانوروں کی بحالی کیلئے جو کہ خشک سالی اور قحط کی وجہ سے مرچکے تھے اور ضرورت مند مالداروں کی بحالی کیلئے ایک منصوبہ 650.440 ملین روپے مرکزی حکومت کی جانب سے منظور کئے گئے۔ اور اس منصوبے کو دو سالوں یعنی 2004-05ء اور 2005-06ء میں مکمل کیا جانا تھا۔ جبکہ 2004-05ء میں 56308 بھیڑ بکریاں خریدی گئیں اور 2005-06ء میں 23683 جانور خریدے گئے ہر ضلع کیلئے مختلف قیمتیں ٹھیکیداروں نے بذریعہ (بولی روٹیشن) آفردیں اسی کے تحت ژوب و شیرانی کیلئے جو کہ نسل دو سال کی عمر اور مکمل صحت مند ہونے کی بناء پر تھی۔ پہلے سال بلوچستان کیلئے 280.048 ملین کے جانور خریدے گئے۔ جبکہ 2005-06ء میں 85.031 ملین کے جانور خریدے گئے۔ ضلع ژوب کیلئے فی جانور 4985/- روپے میں خریدا گیا۔

(ب) مال مویشیوں کی خریداری کیلئے الگ سی کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی تھی بلکہ جو کمیٹی حکومت بلوچستان نے

مقرر کی تھی اسی کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ج) کمیٹی ممبران برائے مالی سال 2004-05ء کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	عبدالسلام بلوچ	سیکرٹری لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت بلوچستان چیئرمین
2-	انوار الحق بدر	چیف PMSDP پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ممبر
3-	ڈاکٹر محمد اعظم کاسی	ڈائریکٹر جنرل لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ممبر
4-	برکت علی	سیکشن آفیسر (مالیات) فنانس ممبر

تفصیل کردہ کمیٹی ممبران برائے مالی سال 2005-06ء:-

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	ظفر اللہ بلوچ	سیکرٹری لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت بلوچستان چیئرمین
2-	ڈاکٹر محمد اعظم کاسی	ڈائریکٹر جنرل لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ممبر
3-	ڈاکٹر فقیر محمد قمرانی	پروجیکٹ ڈائریکٹر ممبر
4-	انوار الحق بدر	چیف PMSDP پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ممبر
5-	برکت علی	سیکشن آفیسر (مالیات) فنانس ممبر

ضلع ژوب ریشیرانی کیلئے 2321 بھٹریں بھیجی گئیں جن کو EDO لائیوٹاک ژوب کی موجودگی میں مجوزہ کمیٹی نے تقسیم کئے کمیٹی ممبران میں P&F، EDO، ضلع ژوب DDO ڈیری فارم ضلع ژوب شامل ہمراہ تھے۔  
تفصیل نام ولدیت اور سکونت متعلقہ اضلاع زمینداران اور مالداران کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

**Mr . Speaker:** Question taken as read . Any supplementary on Question No 37 .

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اس میں ضمنی یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ بتائیں 650.440 ملین کا پی سی ون منظور ہوا تھا آیا اس میں سے کتنے خرچ کئے گئے ہیں پہلے وزیر صاحب اس کا جواب دیں۔ کیا وہ اس کی تفصیل دے سکتے ہیں کیا ان کے پاس اس وقت فکر ہے بتادیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لائیوٹاک!

میر تمغر علی گچی (وزیر امور پرورش حیوانات): یہ پی سی ون چھوٹے جانور مہیا کرنے کے لئے منظور کیا گیا تھا

جو خشک سالی سے مرگئے تھے یہ ضرور تمندالداروں کی بحالی کے لئے ایک منصوبہ بنایا گیا تھا جو 65 کروڑ کا تھا مرکزی حکومت سے منظور ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں اس سلسلے میں کتنا خرچہ ہو چکا ہے؟

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): جناب! اس کی تفصیل وہ ان کو چیمبر میں بتادیں گے۔

جناب سپیکر: آپ دو منٹ بیٹھیں فنانس منسٹر صاحب! کیا وزیر صاحب آپ کے پاس سوال کا جواب ہے؟  
شیخ جعفر خان مندوخیل: اگر سب کارروائی چیمبر میں ہوگی تو اسمبلی میں کیا کریں گے صرف یہاں حاضری لگوائیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات جناب! یہ چیمبر میں تشریف لے آئیں ساری ڈیٹیل دے دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں وزیر صاحب! اگر آپ اس وقت تیار نہیں ہیں تو اگلے اجلاس کے لئے رکھیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو اگلے اجلاس کے لئے رکھیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! جواب تو دیا ہوا ہے اس کی ڈیٹیل تو ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اوکے۔

جناب سپیکر: آپ کیوں منسٹر صاحب کو پریشان کر رہے ہیں پچھلی گورنمنٹ کے کارنامے ان کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات اگرچہ ہمارے دور کے یہ نہیں ہیں مگر ہم آپ کو اس کی ڈیٹیل دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے اوکے جی۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں۔ جی۔

### رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): مسٹر شفیق احمد خان صاحب، وزیر تعلیم نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر امان اللہ نوتیزی صاحب، وزیر ٹرانسپورٹ کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری صاحب، وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ کوٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کیلئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔  
 بابو محمد امین عمرانی وزیر صاحب کوٹہ سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست  
 دی ہے۔

میر حمل کلہتی صاحب وزیر ماہی گیری نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست  
 دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)  
 سردار اسلم بزنو صاحب آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب سپیکر صاحب! وہ پوائنٹ تو گزر گیا لیکن میں ایک اہم مسئلے پر اس اسمبلی کی  
 توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں یوریا کھاد کے حوالے سے۔ جیسا کہ اخبارات میں ریڈیو اور ٹی وی پر آپ سُن رہے  
 ہوں گے کہ لاکھوں ٹن یوریا کھاد اس وقت بیرونی ممالک سے گوادری پورٹ پر اتر رہی ہے اور پورے پاکستان  
 میں ٹرانسپورٹ ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس سیزن میں یہاں ہمارے غریب زمینداروں کو یوریا  
 کھاد کی اشد ضرورت ہے کہیں بھی نہیں مل رہی ہے۔ دو چار دن سے ہمارے خضدار میں روز جلوس ہو رہے ہیں  
 ہڑتالیں ہو رہی ہیں یوریا کھاد پیسے کے عوض بھی نہیں مل رہی ہے۔ تو میں چیف منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا  
 ہوں کہ وہ اس مسئلے کا فوری نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: آرنیبل ایگریکلچر منسٹر آپ نے جواب دینا ہے؟

وزیر آبپاشی و برقیات: لیکن ایگریکلچر منسٹر صاحب کی توجہ خصوصی طور پر اس مسئلے پر مرکوز کرنا چاہتا ہوں کہ ہم  
 لوگوں کے علاقے میں ہڑتالیں ہو رہی ہیں جلوس نکل رہے ہیں یوریا کھاد کے حوالے سے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ  
 جو کھاد اس وقت گوادری پورٹ پر اتر رہی ہے وہ پتہ نہیں کہیں اور جا رہی ہے۔ افغانستان جا رہی ہے ایران جا رہی  
 ہے۔ ہمارے لئے تو نہیں اتر رہی ہے۔ اس وقت سیزن ہے زمینداروں کا گندم کی بوائی ہو چکی ہے اس کو یوریا  
 کی اشد ضرورت ہے۔ اگر دو چار دن میں اس کا بندوبست نہیں ہوا تو ہماری جو ساری فصل جو غریب لوگوں کی وہ  
 اس کے بغیر ختم ہو جاتی ہے۔ میں وزیر زراعت صاحب سے وزیر اعلیٰ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کا  
 فوری نوٹس لے لیں اور ہم لوگوں کے علاقے کیلئے یوریا کھاد کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یوریا کے پوائنٹ پر سردار اسلم صاحب نے کہا ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): بلوچستان کے زمینداروں میں ایک خوشی کی لہر آئی اور انہیں اُمید تھی کہ

ابھی ہمیں کچھ نہ کچھ یہاں ملے گا۔ لیکن جناب! یہ ہوا کہ یہ ساری جتنی یوریا کھا دتھی یہ پنجاب، سندھ اور دوسرے صوبوں میں گئی اور ڈیپارٹمنٹ کو اس سلسلے میں کسی نے اعتماد میں نہیں لیا۔ چونکہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ ایگریکلچر ہی ہے جو link ہے زمینداروں سے۔ کل بھی ایک وفد آیا تھا وہ یہی دریافت کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جناب ہم کیا کریں روڈ بلاک کریں جلسے ہو رہے ہیں۔ میں نے جناب چیف منسٹر صاحب کو اور چیف سیکرٹری کو ایک لیٹر لکھا ہے کہ تیس ہزار ٹن بلوچستان گورنمنٹ، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو دیا جائے سبسڈی ریٹ پر تاکہ ہم اپنے زمینداروں کو کچھ ریلیف دے دیں۔ اور میری یہی توقع ہے اور مرکزی گورنمنٹ سے بھی ریکوئسٹ on the floor اور چیف منسٹر صاحب سے اور چیف سیکرٹری سے بھی میں نے بات کی اور صحیح پوائنٹ اُس نے اٹھایا ہے اور آئینہ ممبر کو چاہئے کہ ایسے پوائنٹ ہر وقت اٹھائیں۔

جناب سپیکر: اوکے میں آ رہا ہوں۔ جی منسٹر یوتھ انفیر ز عبدالحق اچکزئی صاحب!

جناب عبدالحق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - Sir, Thank you very much. جناب! کوئٹھن نمبر 45 پر جو جعفر خان مندوخیل صاحب نے کیا تھا اُس میں جناب! میں صرف add یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ حسنین کوٹیکس جس نے یہ کنٹریکٹ لیا تھا کوٹیکس چن شاہراہ جس میں شامل ہے۔ ابھی جعفر خان مندوخیل صاحب نے یہ ریکویسٹ کی تھی اُس کا کنٹریکٹ کینسل ہوا ہے اور اُس کو بلوچستان میں آئندہ کنٹریکٹ نہیں دیا جائے گا بلکہ بلوچستان میں enter ہونے نہیں دیا جائے گا۔ میری گزارش یہ ہے جناب! حسنین کوٹیکس کی liabilities جتنی رہتی ہیں کہ اُس روڈ کو کوئی نیا کنٹریکٹ لینے کے لئے تیار نہیں ہے اس وقت۔ لہذا گزارش یہ ہے کہ اگر اُس کا کنٹریکٹ کینسل ہو بھی جاتا ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ اُس کے اوپر یہ بھی پابندی ہونی چاہئے کہ جتنی بھی لیبر رہتی ہیں اُن کی liabilities ہیں وہ ادا کریں تاکہ کوئی نیا کنٹریکٹ تیار ہو اور آگے وہ کنٹریکٹ لے سکے۔ That was the point.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی آپ کا point آ گیا۔ جائز بات ہے روڈز کے حوالے سے بڑے problems ہیں۔ کیونکہ پچھلے ادوار میں ہم سُن تو رہے تھے کہ بہت روڈز بن رہی ہیں لیکن جس طرح آئینہ ممبرز اپنی observations دے رہے ہیں اس سے لگ رہا ہے کہ problems ہیں چیف منسٹر صاحب نے اُس کا نوٹس لیا ہے۔ Definitely we will talk to the federal government جی.

Rustam Jamali Sahib is on point of order. جی رستم جمالی صاحب!

سر دارزادہ رستم خان جمالی (وزیر ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن): جناب سپیکر! اسلم بزنس صاحب نے کھاد کے

حوالے سے کہا ہے۔ جس طرح ہمارا جھل مگسی، جعفر آباد اور نصیر آباد ہے اُدھر بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب نے اس میں بتا دیا ہے جی۔ اور دوسرا سوال نمبر 37 وزیر حیوانات کی طرف سے ہے اُس میں آپ کو ایک چیز بتا دوں کہ جی last time جب ہمیں بھیٹر بکریاں دی گئیں تو ان کے ریکارڈ کے مطابق جو purchase ہے وہ چار ہزار نو سو سے لیکر کے پانچ ہزار پانچ سو تک ہے۔ لیکن ہماری معلومات کے مطابق وہ چیزیں سندھ اور پنجاب سے خریدی گئیں اور وہ پندرہ سو سے دو ہزار تک خریدی گئی ہیں۔ اور اُس میں بہت بڑا گھپلا ہوا ہے، پینٹھ کروڑ کی یہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے تھے۔ اور سب سے بڑی بات جی میں ان کی توجہ دلار ہا ہوں ابھی ہمارے منسٹر صاحب بھی ہیں کہ اُس میں تقریباً ساٹھ فیصد جو ہمیں مال مویشی ملے ہیں جن جن غریب لوگوں کو دیا گیا وہ within a week اور دس دن بارہ دن کے اندر اندر وہ بھیٹر بکریاں مر گئیں۔ تو ازاں کرم اگر next time ہمارا اس طرح کا بنتا ہے تو اُس کے لئے آپ کوئی ایسا step لیں کہ وہ جو چیز دی جائے وہ صحیح دی جائے۔ اور اس میں دس پندرہ بیس کروڑ کا ہمیں گھپلا نظر آ رہا ہے وہ ختم ہو جائے۔

Thank you جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی آپ کا پوائنٹ on record آ گیا منسٹر صاحب! Has noted and take care کہ جی اگر کوئی آئندہ ایسا پروگرام آتا ہے تاکہ وہ شفاف طریقے سے ہو۔ جی منسٹر صاحب! آغا عرفان کریم (وزیر زکوٰۃ و عیش و عیش و عیش و عیش): جناب سپیکر! میں منسٹر ایگریکلچر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ مہینے سے ہمارے ضلع قلات میں، ظاہر ہے میرے خیال میں مجھے دوسرے ضلعوں کا علم نہیں ہے لیکن ہوگا اسی طرح کہ میں دو مرتبہ اپنے آنریبل ممبر صاحب کے پاس جا بھی چکا ہوں اُن کے آفس۔ تو پانچ مہینے سے وہاں ہمارے بلڈوزرز کو fuel کا problem ہو رہا ہے۔ ایک تو ڈوزر جناب! وہ already out dated ہو گئے ہیں اور وہ کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اُن کو ڈینٹ اور ویلڈ کر کے کام نکالا جا رہا ہے پورے صوبے میں۔ ابھی اُس کے اوپر پانچ مہینے سے پورے ضلع کو دس ہزار لیٹر دیا گیا ہے۔ تو اس طرح ہمارے جو ہزاروں گھنٹے پڑے ہوئے ہیں لوگوں کو ہم نے گھنٹے دیئے ہوئے ہیں یا تو ہمارے پیسے واپس کیئے جائیں ہم کسی اور سکیم میں دے دیں یا تو جناب! تیل کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی ایگریکلچر منسٹر صاحب! genuine بڑا problem ہے۔ سب کے ساتھ یہ ہے کہ تیل نہیں ہے اور بلڈوزر کھڑے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! قابل احترام آنریبل ممبر ایک اچھا question کیا ہے اور

point اٹھا رہے ہیں۔ تو ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ ہم سب کیبنٹ کے ممبر ہیں۔ ایک فورم ہے وہاں decide بھی ہوتے ہیں فنانس سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ کتنے پیسے ہیں کتنے نہیں ہیں۔ اگر یہ وہاں بات کرتے تو اُس کی ایک اور خوبصورتی ہوتی اور فیصلہ ہم کر سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی جناب! ہمارا ایک انجینئر سائٹ کا ایم ایم ڈی کا تعلق ہے۔ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں فیول کے اور اس سلسلے میں کیبنٹ کے دوست یہاں سارے بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے میری ریکویسٹ ہے کیونکہ یہ ایگریکلچر منسٹر کی حیثیت سے کہ وہ ہمیں support کریں۔ جتنے پیسے release ہوں گے فنانس سے دوسرے دن اُن کے ڈسٹرکٹ میں پہنچ جائیں گے۔ ایران کا تیل بہت ہے لیکن میری اپنی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کہ میں اس طریقے سے اُن کو دے دوں۔ سرکار کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے فنانس ہوتا ہے فنانس ہمیں ریلیز دیتا ہے اُس کے بعد ہم باقی ڈسٹرکٹوں کو دیں گے۔ اس وقت ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم نے ریکویسٹ کی ہے سیکرٹری فنانس کو اور فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے بھی میری ریکویسٹ ہے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ فنڈز ریلیز کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ C.M. Sahib certainly will take note of it اور فنانس منسٹر اگر آتے ہیں تو اُن سے بھی ہم کہتے ہیں۔ وزیر کوٹہ عشرج وادقاف: پوائنٹ آف آرڈر جناب! ایک کوئٹیشن ہے میرا آرنیبل چیف منسٹر صاحب سے اُن کی ٹیم سے۔

**Mr . Speaker:** You are cabinet member.

آپ کوئٹیشن نہیں کر سکتے ہیں ویسے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں۔

وزیر کوٹہ عشرج وادقاف: پوائنٹ آف آرڈر پر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے To run the House کیونکہ ہمارے rules کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں۔

وزیر کوٹہ عشرج وادقاف: پوائنٹ آف آرڈر پر کہہ رہا ہوں سر!

جناب سپیکر: اوکے۔ جی بتائیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (قائد ایوان): جناب سپیکر! آپ اسمبلی میں مجھ سے سوال کر رہے ہیں

Something very strange .

جناب سپیکر: آپ آرنیبل منسٹر ہیں۔ آپ لوگوں کا ایک الگ فورم بھی ہے۔ میر حبیب الرحمن محمد حسنی صاحب

اور باوبعبدالرحیم مینگل صوبائی وزراء میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 16 پیش کریں۔

### مشترکہ قرارداد نمبر 16

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر پی و اس ا، QGWSP): شکر یہ جناب سپیکر صاحب! قرارداد یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبہ کے سابق چھ ڈویژن بحال کر دیئے ہیں جن میں قلات ڈویژن بھی شامل ہے۔ چونکہ قلات ڈویژن صوبہ کا سب سے بڑا ڈویژن ہے جو خضدار، آواران، لسبیلہ، قلات، مستونگ، واشک اور خاران کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ چونکہ یہ ڈویژن عوام کے فائدے کے لئے بحال کیئے گئے ہیں لیکن واشک اور خاران اضلاع کے لوگ قلات ڈویژن کی بحالی کے بعد مزید زیادہ مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ واشک ضلعی ہیڈ کوارٹر خضدار سے سینکڑوں میٹر دوری پر واقع ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مفاد عامہ کے پیش نظر نوشکی، چاغی، واشک اور خاران کے اضلاع پر مشتمل ایک نیا ڈویژن بنایا جائے اور ان کا ہیڈ کوارٹر نوشکی رکھا جائے۔

جناب سپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 16 پیش ہوئی۔ آپ مختصر مزید اس پر بات کرنا چاہیں گے؟

وزیر پی و اس ا، QGWSP: جناب! سابق دور کے جو ڈویژن بحال کیئے گئے ان میں ظاہر ہے لوگوں کو خوشی ہوئی لیکن قلات ڈویژن اس وقت پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ڈویژن ہے۔ جس میں تقریباً سات اضلاع شامل ہیں جو اضلاع ان میں شامل ہیں وہ بلوچستان کے سب سے بڑے اضلاع میں ان کا نام ہے۔ تو جس طرح سے یہ قلات ڈویژن بحال کیا گیا ہے تو اس میں کچھ اضلاع جیسے واشک ہے خاران ہے جو قلات اور خضدار سے کافی فاصلے پر ہیں اگر میں ایک مثال دوں ضلع واشک کی ایک تحصیل ہے ماٹھیل وہاں کا کوئی غریب آدمی جس کا اگر کوئی کام خضدار میں پڑتا ہو وہ خضدار سے چھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں سے خضدار جانے کے لئے نہ روڈ ہے نہ ٹرانسپورٹ ہے اُسے ایک دفعہ نوشکی کوئے آنا پڑتا ہے کوئے سے خضدار وہ بالکل اپنا مسئلہ لے کے میں سمجھتا ہوں وہاں جا بھی نہیں سکے گا۔ ایسے میں لوگ اور مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ جو ملازمتوں کی تقسیم ہے وہ بھی ڈویژن کے حساب سے ہے۔ اگر چاغی اس ٹائم کوئے ڈویژن میں شامل ہے۔ چاغی کا کوئی لڑکا یا چاغی کا کوئی تعلیم یافتہ نوجوان وہ کس طرح کوئے کے کسی سٹوڈنٹ سے کسی مقابلے کے امتحان میں اُس سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس کے لئے میں سمجھتا ہوں نوشکی، چاغی، خاران اور واشک کے جو اضلاع ہیں ان پر پہلے سے بھی جو پولیس کے رینج ہے جو ڈی آئی جی پولیس بیٹھتا ہے نوشکی میں اُس کے حوالے سے جس طرح پولیس کا رینج بنایا گیا ہے اسی طرح یہ ایک نیا ڈویژن بنایا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو وہاں کے

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گزشتہ دور میں لوگوں کے جتنے مسائل ہوتے تھے وہ اپنے اضلاع تک اُن کے لئے آسانی رہتی تھی کہ وہ اپنے ضلعی ہیڈ کوارٹر تک جا کر کے اپنا مسئلہ حل کر سکتے تھے۔ جی اس سے تو بہتر وہی تھا ہم اپنے ضلع کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر کے اپنا مسئلہ حل کر لیتے یا کوئی صوبائی لیول پر ہوتا تو کوئی اُن کے لئے آسانی رہتی تھی۔ اور اس میں تو لوگ اور مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھیوں سے اور چیف منسٹر صاحب سے میں ریکوئیسٹ کرتا ہوں کہ ان اضلاع پر مشتمل ایک نیا ڈویژن بنایا جائے۔

شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی فنانس منسٹر کچھ کہہ رہے ہیں اُس کے بعد۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! ابھی بھی میں جو ہمارے colleague ہیں آزیبل حبیب حسنی صاحب کی جو قرارداد ہے چیف منسٹر صاحب سے بھی میں نے discuss کی انہوں نے کہا کہ اس کو کابینہ میں لاتے ہیں اس کے بعد اگر اس کو مؤخر کر دیں ہمارے colleague۔

جناب سپیکر: میں منسٹر صاحب کا بھی مؤقف سُن لیتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے اسد صاحب۔ مداخلت۔

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اسد صاحب کو میں نے فلور دیا ہے اس کے بعد پھر آپ بولیں۔

وزیر زراعت: مہربانی جناب سپیکر صاحب! کچھ ایسی قرارداد ہوتی ہے جس کا اپنا ایک فورم ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا آپ کے چیئرمین میں کہ اگر یہ کابینہ میں ہوتا تو بہتر تھا۔ تو اس کو میرے خیال میں کابینہ میں discuss کیا جائے بہتر ہے۔ کچھ روزوں و برسوں ہوتے ہیں کچھ طریقہ کار ہوتا ہے۔ جو کوئی اگر وزیر نہیں ہے ایم پی اے ہے وہ اس کو اٹھا سکتا ہے۔ اس میں میرا اپنا کہنا ہے اس کو support کرتے ہوئے ترمیمی حصے کے بعد کابینہ میں بولیں گے میں تو یہی کہنا چاہتا ہوں چھ کی بجائے نو۔ کوئی لگ گیا جائے بارکھان، ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کو لگ گیا جائے۔ واشک، خاران، چاغی اور نوشکی کو لگ گیا جائے۔ اگر چھ کی بجائے نو ہوں۔ کیونکہ بلوچستان اپنی جغرافیہ کی حیثیت کے حوالے سے اتنا پھیلا ہوا ہے بہت سے پراہلم ہیں۔ لیکن میں آپ سے بھی ریکوئیسٹ کرتا ہوں اور آزیبل ممبر صاحب سے بھی کہ کابینہ میں اگر بحث ہو اس پر۔ ایک بہتر نتیجہ خیز فیصلہ ہو سکتا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: Thank you . سردار اسلم صاحب!

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب سپیکر! ابھی محمد حسنی صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں یہ اپنی

نوعیت کی ایک اہم قرارداد ہے۔ واقعی قلات ڈویژن آپ دیکھیں یہاں ڈیگاری سے شروع ہوتا ہے وہاں جا کر سمندر پر لگتا ہے خاران ڈسٹرکٹ وہ جا کے پہنچو رتک لگتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت سات ڈسٹرکٹس ہیں اگر واشک، چاغی اور خاران یہ ایک ڈویژن ہو جائے اس میں وہاں کے لوگوں کو انتہائی فائدہ ہوگا اور لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بھی بہت اہم ہے تاکہ کنٹرول بھی ہو۔ ابھی ایک آفیسر خضدار میں بیٹھا ہے وہ خاران کو کنٹرول کرے گا چاغی جائے گا بیلہ جائے گا۔ لہذا میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور اس کو اسمبلی پاس کرے گا بینہ میں انشاء اللہ ہم یہ مسئلہ خود اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر: ریونیونسٹر کا مؤقف جی۔

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب سپیکر! جس طرح اسد صاحب نے کہا اب یہاں پر کوئٹہ، قلعہ عبداللہ، پشین، زیارت، لورالائی اور ژوب تک جائیں تو یہ ہمارے حلقے بھی بہت بڑے ہیں۔ انہوں نے ان کی بات نہیں کی۔ میں یہ کہتا ہوں individual کو ہم ڈسٹرکٹ بھی بنانا چاہتے ہیں چیف منسٹر صاحب سے ہم نے بات بھی کی تھی کہ ہمارے قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ کو دو کر لیں۔ پشین بڑا ڈسٹرکٹ ہے۔ کیونکہ مردم شماری کے بائیکاٹ کی وجہ سے ہماری آبادی تو بہت کم show ہوئی ہے لیکن بہت زیادہ آبادی ہونے کی وجہ سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ژوب کو بھی دو حصوں میں تقسیم کریں اور کوئٹہ کو بھی میں اس کی حمایت تو کرتا ہوں ساتھ یہ بھی ان میں شامل کیا جائے۔ شکر یہ!

جناب سپیکر: جی جان علی صاحب!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوآپٹیمائزیشن): میں حسنی صاحب کی اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں اصل میں ڈویژن اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ جو انتظامی امور ہیں ان کو آسانی سے کنٹرول کیا جاسکے۔ اس وقت کوئٹہ کی آبادی پچیس لاکھ سے زیادہ ہے تو یہ بذات خود ایک ڈویژن بنے تو زیادہ بہتر ہے اسد صاحب کا بہت بہت شکر یہ۔ یہ کوئی نعوذ باللہ حرف قرآن ہے نہیں کہ ہم اس میں کوئی رد و بدل نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے نو کی تجویز دی ہے میں کہتا ہوں کہ اگر ہمارے انتظامات صحیح طور پر کنٹرول ہو سکتے ہیں زیادہ کرنے سے تو نو کی بجائے اگر بلوچستان کو دس ڈویژن میں تقسیم کر دیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی زمرک صاحب!

وزیر مال: جناب سپیکر! میں اسد بلوچ صاحب اور محرک صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں بالکل انہوں نے ٹھیک ہی فرمایا ہے۔ کیونکہ ہمارے علاقوں کا رقبہ بہت ہی زیادہ ہے اور وہاں پر مردم شماری کی وجہ سے جو



میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر! اگر قرارداد پاس کی جائے۔  
 جناب سپیکر: نہیں ہوگی۔ ریونیومنسٹر نے اس کی حمایت تو کی ہے but ایک طریقہ کار بتایا ہے۔  
 To follow that کوئی اسکی مخالفت نہیں کر رہا۔ منسٹر فارسٹ جی آپ کیا کہہ رہے تھے؟  
 مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): میں نے اس پر بات کرنی تھی لیکن آپ نے مجھے  
 بات نہیں کرنے دی۔ میں بھی میر صاحب کی تجویز کی حمایت کرتا ہوں یہ کابینہ کا کام ہے۔  
 جناب سپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ معزز ممبر صاحبان سے گزارش ہے کہ بارہ بجے گورنر ہاؤس میں نئے  
 وزراء صاحبان کی Oath taking ہے کچھ کارروائی بھی ہے تو اجلاس Oath taking کے بعد پھر رکھیں یا  
 آج کی کارروائی 11 فروری کے لئے ڈیفرفر کریں آپ رائے دیں؟  
 ایوان میں موجود ممبران نے متفقہ طور پر 11 فروری کو ڈیفرفر کرنے کی رائے دی۔  
 جناب سپیکر: جعفر صاحب!  
 شیخ جعفر خان مندوخیل: بہتر ہے کہ 11 فروری کو بقیہ کارروائی کر لیں کیونکہ سینڈ ٹائم ممبر صاحبان کم  
 آتے ہیں۔  
 جناب سپیکر: آج کی بقیہ کارروائی 11 فروری کے اجلاس کے لئے مؤخر کی جاتی ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس  
 مورخہ 11 فروری 2009ء بوقت صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔  
 (اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی)











